(S_1996_8_826_828)

سپریم کورٹ رپورٹس (1996) SUPP. 8 ایس سی آر

ریاست پنجاب

بنام

سروَن سنگھ

19 نومبر، 1996

[کے۔راماسوامی اور جی۔بی۔پٹنائک، جسٹسز]

تعزیرات ہند، 1860:

دفعات 300، 302 اور 304۔گروہ لڑائی۔ دونوں گروہوں کے ممبروں کو چوٹیں آئیں۔ ایک رکن گنڈا اسا کے ساتھ مدعا علیہ کی طرف سے متعدد چوٹوں کے نتیجے میں ہلاک ہوا۔ ٹرائل کورٹ اور عدالت عالیہ نے پایا کہ مدعا علیہ کی طرف سے دی گئی چار چوٹیں متاثرہ کی موت کے لئے ذمہ دار تھیں، لیکن دفعہ 300 پر غیر معمولی اطلاق کیا۔دفعہ 304 کے تحت سزا یافتہ مدعا علیہ کو گنڈا اسا کے ساتھ متوفی کے سر پر لگنے والی چار چوٹوں کے پیش نظر یہ واضح ہے کہ مدعا علیہ کو علم تھا کہ زخموں کے نتیجے میں متاثرہ کی موت واقع ہوگی ۔ مدعا علیہ نے ناجائز فائدہ اٹھایا تھا اور ظالمانہ انداز میں کام کیا تھا۔ دفعہ 304 کے تحت عدالتوں کی طرف سے سزا کو کالعدم قرار دیا گیا ۔ مدعا علیہ کو دفعہ 302 کے تحت قصوروار ٹھہرایا گیا اور عمر قید کی سزا سنائی گئی۔

فوجداری اپیلیٹ کا دائرہ اختیار: فوجداری اپیل نمبر 1977 آف 1996۔

1992 کی فوجداری اپیل نمبر 253 میں پنجاب اور ہریانہ عدالت عالیہ کے 2.4.92 کے فیصلے اور حکم سے

درخواست گزار کی طرف سے آر۔ایس۔سوری کی طرف سے رنبیر یادو۔

مدعاعلیہ کی طرف سے بی۔بی۔وشیشٹ اور پی۔نرسمہن۔

عدالت کا فیصلہ درج ذیل سنایا گیا:

اجازت دے دی گئی۔

ہم نے دونوں فریقوں کے فاضل وکیلوں کی بات سنی ہے۔

خصوصی اجازت کے ذریعہ یہ اپیل اسکے ذریعہ کیئے گئے جرم کی نوعیت سے متعلق ہے۔

تسلیم شدہ موقف یہ ہے کہ 25 اکتوبر 1985 کو صبح تقریباً 6 بجے نواشہر پولیس اسٹیشن کے دائرہ اختیار میں آنے والے گاؤں کنلون میں سنتو کھ سنگھ اور ان کی پارٹی اور جواب دہندگان اور ان کی پارٹی کے درمیان زمین پر تنازعہ ہوا تھا۔ان کے درمیان جھگڑا ہوا جس کے نتیجے میں سرتو کھ سنگھ کی موت ہوگئی۔نیچے دی گئی عدالتوں نے یہ نتیجہ درج کیا کہ یہ واقعہ شام 6.00 بجے پیش آیا تھا جس میں دونوں فریق زخمی ہوئے تھے۔ متوفی سنتو کھ سنگھ کی موت ہوگئی۔نیچے دی گئی عدالتوں نے یہ نتیجہ درج کیا کہ یہ واقعہ شام 6.00 بجے پیش آیا تھا جس میں دونوں فریق زخمی ہوئے تھے۔متوفی سنتو کھ سنگھ کو آٹھ چوٹیں آئیں جن میں سے پانچ سر پر تھیں۔ پوسٹ مارٹم ڈاکٹر پبلک وٹنس 2 کے شواہد کے مطابق ان کی موت سر پر متعدد چوٹوں کی وجہ سے ہوئی۔زخم گنڈاسا سے لگائے گئے تھے۔عوامی گواہ 2 کے مطابق، یہ چوٹیں فطرت کے عام کورس میں موت کا سبب بننے کے لئے کافی ہیں لہٰذا، یہ واضح طور پر آئی پی سی کی دفعہ 300 کی شق 300 کے تحت معاملہ ہے اور آئی پی سی کی دفعہ 302 کے تحت قابل سزا قتل کا معاملہ ہے جب تک کہ اس معاملے کو آئی پی سی کی دفعہ 300 میں شامل استثنیٰ میں سے کسی ایک میں نہ لایا جائے۔ٹرائل کورٹ اور اپیلیٹ کورٹ نے دفعہ 300 میں استثنیٰ (4) کا اطلاق کیا ہے جس میں درج ذیل ہے:

انہوں نے کہا کہ غیر ارادی قتل اس صورت میں قتل نہیں ہے جب اچانک جھگڑے کی گرمی میں اچانک لڑائی میں بغیر سوچے سمجھے اور مجرم نے ناجائز فائدہ اٹھایا ہو یا ظالمانہ یا غیر معمولی طریقے سے کام کیا ہو۔

اس معاملے میں، نیچے دی گئی عدالتوں نے پایا کہ مدعا علیہ سروں سنگھ کے ذریعہ لگائے گئے چار زخم متوفی کی موت کے ذمہ دار تھے۔ یہ دیکھا گیا ہے کہ جب سروں سنگھ نے گنڈاسا سے سر پر چار چوٹیں لگائی تھیں جو کہ ایک بھاری ہتھیار ہے، تو ظاہر ہے کہ اسے علم تھا کہ زخموں کے نتیجے میں مرنے والے کی موت ہو جائے گی۔ یہ سچ ہے کہ ایک آزادانہ لڑائی ہوئی تھی جس میں ملزم سمیت دونوں فریق زخمی ہوئے تھے۔ ظاہر ہے کہ آئی پی سی کی دفعہ 149 کا صحیح اطلاق نہیں کیا گیا اور اس عدالت نے دوسروں کو بری کرنے کے فیصلے کے خلاف چھٹی دینے سے انکار کر دیا۔ تاہم، مدعا علیہ جرم سے بچ نہیں سکتا۔ فریقین کو زمین کے تنازعہ پر لڑنا پڑا۔ یہ ملزم کا معاملہ نہیں ہے کہ اس نے اپنے یا دوسروں کے دفاع میں کام کیا تھا اور اس کی مشق میں اس نے زخم لگائے تھے۔ لہٰذا نجی دفاع کا حق صحیح طور پر لاگو نہیں کیا گیا اور نہ ہی ملزم کو دیا گیا۔ ان حالات میں صرف ایک ہی سوال پیدا ہوتا ہے کہ کیا مدعا علیہ نے بغیر کسی ناجائز فائدہ کے چوٹیں پہنچائی تھیں اور ظالمانہ یا غیر معمولی طریقے سے کام کیا تھا؟ جب جواب دہندہ نے سر پر گنڈاسا سے چار چوٹیں لگائی تھیں تو اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ اس نے ناجائز فائدہ اٹھایا تھا اور سر پر چار بھاری وار کر کے ظالمانہ یا غیر معمولی طریقے سے کام کیا تھا جس کے نتیجے میں سنتو کھ سنگھ کی موت ہو گئی تھی۔ ان حالات میں فاضل سیشن جج کے ساتھ ساتھ عدالت عالیہ نے دفعہ 1300 پی سی میں استثنیٰ 4 کا اطلاق کر کے اور مدعا علیہ کو غیر ارادی قتل کا جرم قرار دیتے ہوئے اس کا فائدہ دے کر قانون کی سنگین غلطی کی ہے۔ لہٰذا آئی پی سی کی دفعہ 304 پارٹ 1 کے تحت درج ذیل عدالتوں کی جانب سے دی گئی سزا کو کالعدم قرار دیا جاتا ہے۔ یہ جرم آئی پی سی کی دفعہ 302 کے تحت قابل سزا قتل میں سے ایک ہے اور اس کے مطابق، مدعا علیہ کو جرم کا قصور وار ٹھہرایا جاتا ہے اور آئی پی سی کی دفعہ 302 کے تحت عمر قید کی سزا سنائی جاتی ہے۔

اس کے مطابق اپیل کی منظوری دی جاتی ہے۔

آر۔ پی۔

اپیل منظور کی جاتی ہے۔

Meraj U Din Sofi
2024.07.16 11:34
I am the author of this
document